زیب وزینت کے جدید رجحانات: صحیحین کی کتاب" الباس و الزنية" کی روشنی میں

Contemporary Trends in Adornment: In the Light of Sahihain "The Book of Clothes and Adornment"

Hafsa
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Govt. College Women University, Faisalabad:
hafsa050malik@gmail.com

Dr. Shazia
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Govt. College Women University, Faisalabad:
shaziaadnan81@gmail.com

Abstract

Hadith have been called by some as "the backbone" of Islamic civilization Sahih al-Bukhari and Sahih al-Muslim are the most valued books in the Islam after the Quran. Imam Al-Bukhari and Imam Al-Muslim wrote about the clothes and fashion. Cloth is a part of human nature Fashion is a very sensitive issue for fernales everyone in Islam. So, I try to inform all people a proper dress code in the Light of "Sahihain". Islam has provided guidance in dressing like in any other fields of life as well as fashion is but allowed by Allah. Blessing according as to the rules and regulation of Islam and do not try to go against it.

Keywords: *Hadith Sahih al-Bukhari, Sahih al-Muslim, Clothe, Fashion.*

دین اسلام تمام بنی نوع انسانوں کی تمام شعبوں میں مکمل رہنمائی فرماتا ہے۔ اسلامی ضابطہ حیات میں حدِ اعتدال سے کمی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور نہ ہی حدِ اعتدال سے بڑھنے کو قابلِ ستائش سمجھا جاتا ہے۔

زیب وزینت، حسن و جمال زندگی کا اہم پہلو ہے اسلام نے زیب وزینت کو حدِ اعتدال سے بڑھنے یا کم ہونے کو ناپسند فرمایا۔ غرض یہ کہ نہ تو بے ڈھنگی اور بری حالت اختیار کرے اور نہ ہی فضول خرچی کرتا پھرے۔ بلکہ سادگی، صفائی اور پاکیزگی اختیار کرے مناسب زیب وزینت اختیار کرے۔ اگر صفائی وسادگی اور حسنِ حقیقی پر اکتفا کیا

جائے تو یہ مصنوعی اور بناوٹی حسن سے بدرجہا بہتر ہے کیوں کہ اصلی حسن و جمال اخلاق و کردار کا حسن ہے۔ ہر اصل چیز کی قدر و قیمت بناوٹی چیز سے زیادہ ہوتی ہے۔

جس طرح ہمارے معاشرے نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں دن دگنی رات چگنی ترقی کر لی ہے اور مسلسل ترقی کا سفر جاری و ساری ہے اسی طرح زیب و زینت کو اختیار کرنے کے لئے بھی بہت ساری جدید چیزیں بنائی گئی ہیں۔ زیب و زینت اختیار کرنے بھی معاشرہ ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے میں لگا ہوا ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ دوسرے سے زیادہ حسین و جمیل نظر آئے۔

زیب و زینت کے مسائل اور ان کا حل درج ذیل ہے:

کپڑے کا زمین پر لٹکنا:

آج کل کے اس جدید دور میں ضرورت سے زیادہ کپڑا لگا کر بھی لباس تیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح کے کپڑوں سے فضول خرچی ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اگر وسعت دی تو اس کا اظہار کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ نام و نمود اور شہرت مقصود نہ ہو۔[1]

کپڑا لٹکنے کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"من قال النبي:من جرثومة فبلاء لم ينظر الله الله يوم القيامة"[2]

ترجمہ: نبی کریم نے فرمایا: جو شخص تکبر کی وجہ سے تہبند گھسٹتا ہوا چلے گا تو اللہ پاک اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ غرور اور تکبر کی نیت سے کپڑا لٹکایا جائے تو وہ شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنے گا۔ اسی حدیث کے آخری حصہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر اچانک سے کپڑا زمین پر گھسیٹنے لگے تو کوئی گناہ نہیں۔

---

[1] :ضیاالرحمان، مفتی، خواتین کی زیب و زینت، ادارۃ النور، کراچی، ص:۳۸

[2] :بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب اللباس، مکتبہ اسلامیہ، پاکستان، ۲۰۰۹ء، ج:۷، حدیث نمبر:۵۷۸۴

مرد کا ٹخنوں سے نیچے کپڑا:

آج کل ہمارے پاکستان میں بھی ٹخنوں کے نیچے کا لباس پہننے کا رواج عام نظر آتا ہے۔ کپڑا جو ٹخنوں کے نیچے ہو اُس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

" قال النبی ﷺ ما اسفل من الکعبین من الا زارففی النار "[3]

اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے وقت صحیح بخاری میں لکھا گیا ہے کہ وہ تہبند والا حصہ جسم کے ساتھ دوزخ میں جلایا جائے گا۔ اور یہ اس تکبر کی سزا ہو گی جس کی وجہ سے اس شخص نے وہ تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکایا۔[4]

کپڑا ٹخنوں سے اونچا رکھنے کا حکم عام ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے اور عمل نہ کرنے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے جس کی سزا جہنم ہے جب تک اللہ چاہے۔

لہذا ہمیں اس شیطانی فریب سے فور نکل آنا چاہیے کہ یہ حکم تکبر کے ساتھ مشروط ہے اور ہمارے اندر تکبر نہیں اس لئے ہمارے بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہے کہ ٹخنوں سے ازار یا شلوار اوپر رکھنے کا حکم صرف نماز کے لئے ہے۔ اس لئے وہ نماز کے وقت شلوار یا پختوں ٹخنوں سے اونچی کر لیتے ہیں اور نماز کے بعد پھر اس کو نیچے کر دیتے ہیں اور اس بات پر مطمئن رہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کے حکم پر بجا طور پر عمل کر لیا ہے۔ یہ بھی سراسر شیطان کا دھوکا اور فریب ہے۔[5]

ریشم کا لباس:

آج کل ریشمی کپڑا بہت مہنگا لے کر پہنا جاتا ہے۔ زیادہ تر قیمتی ملبوسات کو ریشم سے تیار کیا جا رہا ہے۔ ریشم کے بارے میں حضور نے فرمایا:

"حدثنا عبید اللہ بن عمر القدار پری وابونسان السمعی و زهیر ابن حرب واسحق بن ابراهیم ومحمد بن المثنی و ابن بشار قال سحق معاذ بن هشام حدثنی ابی عن قتاده، عن عامر الشعبي،

---

[3] : ایضاً، حدیث نمبر: ۵۷۸۷

[4] : ایضاً، ج: ۷، ص: ۳۲۶

[5] : محمد اقبال گیلانی، لباس کا بیان، حدیث پبلی کیشنز، لاہور، ص: ۲۳

عن سوید بن غفلة، ان عمر بن الخطاب قطب بالجابیة فقال: تھی نبی اللہ عن لبس الحریر، الا موضع العین، او ثلاث، او اربع "[6]

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ مردوں کو ریشم کا لباس پہننے سے منع فرمایا گیا ہے۔ مردوں کا جتنا ریشم پہننے کی اجازت ہے اُس کی واضح مقدار بھی اس حدیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ عورتیں نر ا ریشم بھی پہن سکتی ہیں۔

پاجامہ پہننا:

ہمارے معاشرے میں پاجامہ پہنا پسند کیا جاتا ہے اس کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"قال النبیﷺ: من لم یجد ازارافلیلبس سراویل ومن لم یجد نعلین ملیلبس خفین"[7]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے تہبند نہ ملے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چپل نہ ملیں وہ موزے پہنیں۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ اگر تہبند نہ ملے تو اُس سورت میں پاجامہ پہن لے اور اگر چپل نہ ملے تو وہ موزے پہن لے۔

برانس یعنی ٹوپی پہننا:

آج کل کے دور میں عورتیں بھی ٹوپی پہن رہی ہیں۔ مرد اور عورتیں خوبصورت ٹوپیاں زینت کے لیے خرید کر استعمال کر رہے ہیں ان کو شوق سے پہننا پسند کرتے ہیں ٹوپی کے بارے میں حدیث پاک ہے:

"وقال لی مسدد حدثنا معتمد سمعت ابی قال رایت علیٰ انس برنسا اصغر من خز "[8]

دین اسلام میں ٹوپی پہننے کی اجازت ہے بلکہ کچھ نوجوان اس کو پہننا پسند کرتے ہیں۔

مردوں کا سرخ لباس:

آج کل مرد عورتوں کی طرح ہر رنگ پہنتے ہیں۔ مردوں کے سرخ لباس کے متعلق حدیث مبارکہ ہے:

---

[6] :القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، دارالسلام، الریاض، ۱۴۳۵، حدیث نمبر:۵۳۸۵

[7] :محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر:۵۸۰۴

[8] :محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، جلد:۷، حدیث نمبر:۵۸۰۲

"حدثنا ابو الوليد حدثنا شعبه عب ابی اسحاق سمع البراء يقول كان النبی صلى الله عليه وسلم مربوعا وقد رايته فی حلة حمد آء مآ رايت شيا احسن منه"[9]

اس حدیث مبارکہ سے صاف اور واضح الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردوں کو سرخ رنگ پہننے کی اجازت ہے۔

مردوں کے لئے زعفران رنگ کا لباس:

وہ تمام رنگ جو عورتیں پہن رہی ہیں وہ تمام رنگ مردوں میں بھی مقبول ہیں۔ آج کل مرد ہر رنگ کا لباس پہن رہے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"حدثنا مسدد حدثنا عبد الوارث عن عبد العزيز عن انس قال نهى النبی صلى الله عليه وسلم ان يتز عفر الرجل"[10]

لباس شرعی کے لیے مشروع رنگ دار ہونا شرط ہے نہ ممنوع رنگ والا ہونا، چنانچہ زعفران میں رنگ ہوئے یا زرد یا کسم رنگ کا لباس مکروہ تحریمی ہے۔ یعنی کہ حضور ﷺ نے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرنے سے مردوں کو منع فرمایا ہے۔[11]

امام مالک کے نزدیک زعفران میں رنگے ہوئے لباس کا استعمال مردوں کے لیے جائز ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر و زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے استعمال فرماتے تھے۔[12]

صلیب کے نشان والا لباس:

آج کل کچھ ایسے ڈیزائن یا پرنٹ بنائے جا رہے ہیں جن میں مختلف انداز سے صلیب بھی بنادی جاتی ہے جو زیادہ واضح تو نہیں ہوتی پر بنی ہوتی ہے۔ کپڑوں پر بنے صلیب کے نشان کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا:

"عن عائشه رضی الله عنها قالت: ان النبی ﷺ لم يكن يترک فی بيته شيافيه تصاليب الانقصه"[13]

---

[9] :ایضاً، حدیث نمبر:۵۸۴۸

[10] :ایضاً، حدیث نمبر:۵۸۴۶

[11] :مقصود الرحمٰن، محمد نظیر، لباس کے اصول وضوابط، شعبہ تصنیف و تالیف، یونیورسٹی آف کراچی، پاکستان، ۲۰۲۲ء، ص:۱۵۸

[12] :ایضاً، ص:۱۵۹

[13] :محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر:۵۹۵۲

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی شکل بنی ہوتی تو اسے توڑ (یا پھاڑ) دیتے۔

کپڑے پر جاندار کی تصویر:

گزشتہ سالوں سے یہ رواج عام ہوا ہے کہ بچوں کی شرٹ پر سائیکل، عمارت یا درخت وغیرہ کی تصویر بھی بنادی جاتی ہے۔ جہاں تک جاندار اشیاء کی تصاویر کا تعلق ہے وہ خواہ لباس پر ہوں یا بستر پر یا پردوں پر یا کسی دوسری چیز پر اس کی حرمت میں قطعاً کوئی شک نہیں ایسے لباس کا پہننے والا گناہگار ہو گا ایسے لباس میں ادا کی گئی نمازیں ناقص اور نامکمل ہوں گی۔[14] نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عن عائشه رضى الله عنها قالت دخل على الرسول الله صلى الله عليه وسلم وانا متستره بقرام فيه صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه ثم قال (ان من اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون يخلق الله)"[15]

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مخلوق کی تصویر بنانا گناہ ہے۔

باریک لباس:

آج کل باریک لباس بنائے اور پہنے جارہے ہیں برینڈز کے ملبوسات نہایت قیمتی اور باریک ہیں۔ زیب و زینت اختیار کرنے کے لیے جالی یا اور گینز او غیرہ استعمال کیا جارہا ہے۔ اگر باریک لباس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا پہنا جائے تو پھر باریک لباس کا استعمال درست ہے۔ کیوں کہ اِس طرح جسم کے کسی بھی حصے کی نمائش نہیں ہوتی۔ حضورؐ نے اس سے متعلق ارشاد فرمایا:

"عن ابى هريرة رضي الله عنه قال قال رسول اللهؐ (صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كا ذناب البقر يضربون بها الناس ونساء كا سيات عاريات مميلات مائلات رءو سهن كا سنمه البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيده كذا وكذا)"[16]

---

[14] : محمد اقبال کیلانی، لباس کا بیان، ص:۲۵

[15] : مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر:۵۵۲۵

[16] : مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر:۵۵۸۲

اس حدیث مبارکہ میں باریک لباس پہننے سے منع فرمایا گیا ہے۔ البتہ اگر باریک لباس کے نیچے قمیض بنیان یا پھر پاجامہ وغیرہ استعمال کیا جائے تو جسم نمودار نہ ہو گا پھر باریک لباس کا استعمال درست ہے۔

مردوں اور خود سے عورتوں کی باہمی مشابہت والا لباس:

آج کل ہمارے معاشرے میں یہ چیز نہایت مقبول ہو رہی ہے کہ مرد عورتوں والا لباس استعمال کرنا پسند کرتے ہیں اور عورتیں مردوں والا۔ عورتیں مردوں کی طرح گھڑی، عینک، ٹوپی، کوٹ، جینز اور شرٹ وغیرہ کا استعمال خوشی سے کر رہی ہیں اور مرد حضرات کڑھائی والے کرتہ، فینسی کپڑے، چورس گھیرے والے قمیض پہن رہے ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے دوپٹے لیکر اپنے گلے میں لٹکاتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کی باہمی مشابہت والے لباس کے متعلق حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : لعن رسولؐ اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشابھات من النسا عبالرجال "[17]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے مرد اور عورتوں پر حضورؐ نے لعنت فرمائی جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

وگ (مصنوعی بالوں) کا استعمال:

انگریزی زبان میں مصنوعی بالوں کو وگ کہا جاتا ہے۔ عربی زبان میں "قُصَہ" اور "کُبَہ" ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ عرف عام میں اصلی یا مصنوعی بالوں کا ایک گچھا جیسے ٹوپے نما طریقہ سے بنایا جاتا ہے تاکہ سر پر آسانی سے فٹ ہو سکے۔ وگ کو خوبصورت بنانے کے لیے اسے مصنوعی قدرتی رنگوں سے بنایا جاتا اور اس میں موتی اور زیورات کا جڑاؤ بھی کیا جاتا ہے۔ مصنوعی بال جوڑنے والیوں کے بارے میں حضورؐ کا ارشاد ہے:

---

[17] : محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۸۸۵

"حدثنا محمد بن مقاتل، اخبر نا عبدالله ، قال اخبرنا عبيد الله من نافع عن ابن عمر ان النبي قال: لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة"[18]

ترجمہ: ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو عبید اللہ عمری نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں پر، جڑوانے والیوں پر گودے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے"۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضورؐ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں کو بتایا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے۔

قزع یعنی کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنا:

آج کل ہمارے معاشرے یہ عام رواج نکل پڑا ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی بال منڈوائے جائیں۔ بعض علماء نے عورت کے بال کٹوانے کو سختی سے ممنوع قرار دیا ہے اور بعض نے اس مسئلے میں لچک پیدا کرلی اور بال کٹوانے کے جواز کا فتویٰ دے دیا۔ اس وقت ہمارے معاشرے میں بال کٹوانے کا فیشن عام ہو گیا ہے۔ یہ فیشن اپنے ساتھ بیوٹی پارلر کا وجوہ، نمائش زیب وزینت اور مردانہ انداز کے ہیئر اسٹائل کو بھی رواج دینے کا باعث بنا یا ہے۔[19]

"قزع" کے متعلق ارشادِ نبویؐ ہے:

"حدثنا مسلم بن ابراہیم، قال: حدثنا عبد الله بن المثنى بن عبد الله بن انس بن مالک قال : حدثنا عبدالله بن دينار عن ابن عمران رسول الله نهى عن القزع " [20]

ترجمہ: ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن مثنیٰ بن عبد اللہ بن انس بن مالک نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے "قزع" سے منع فرمایا تھا۔

---

[18] :ایضاً، حدیث نمبر:۵۹۳۷

[19] :ام عبد منیب، نسوانی بال اور ان کی آرائش، مشربہ علم وحکمت، دارالکتب السلفیہ، لاہور، پاکستان، ۱۴۲۹، ص:۲۰

[20] :محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر:۵۹۲۱

اس حدیث مبارکہ میں واضح الفاظ میں قنزع کی ممانعت پائی جاتی ہے۔

مونچھوں کو بڑھانا اور داڑھی کو چھوڑ دینا:

آج کل ہمارے معاشرے میں تقریباً ہر طرف مغربی طرز زندگی نظر آرہا ہے۔ مرد حضرات مونچھوں کو بڑھا رہے ہیں اور داڑھی کو کتروا رہے ہیں۔ اس کے متعلق ارشاد نبویؐ ہے:

"حدثنا محمد اخبرنا عبده اخبرنا عبيده الله بن عمر عن نافع عن ابن عمرقال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الهلوا السوارب واعفوا اللحى"[21]

ترجمہ: ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو عبید بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضورؐ نے فرمایا مونچھوں کو خوب کترو اور داڑھیوں کو چھوڑو۔

داڑھی رکھنا تمام انبیائے کرام علیہ السلام کی سنت ہے۔ مومنوں کے لئے یہی کافی ہے کہ ان کے محبوب رسول ﷺ کی سنت ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں واضح طور پر نبی ﷺ نے مونچھوں کو کتروانے اور داڑھی کو رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

دانتوں کی سرجری:

آج کل دانتوں کو کشادہ کرنے کے لیے سرجری کروائی جارہی ہے تاکہ دانت خوبصورت نظر آئیں۔ زینت اور آرائش کے مقصد سے دانتوں کو گھسا کر ان میں جھری (دراز) بنانا مسلم خواتین کے لیے حرام ہے۔ وہ اس طرح سے کہ خوبصورتی پیدا کرنے کے لالچ میں دانتوں کو ریتی سے گھس کر ان کے درمیان مختصر شگاف بنا لیا جائے۔[22]

اس کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا:

---

[21] :ایضاً، ص نمبر: ۵۸۹۳

[22] صالح بن فوزان، ڈاکٹر، خواتین کے مخصوص مسائل، مترجم: رضاالله محمد ادریس مبارکپوری، دفتر تعاون برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض، سعودی عرب، ۲۰۰۶ء، ص: ۲۸

"حدثنا عثمان ، قال: حدثنا جرير عن منصور عن ابراهيم عن علقمه قال عبد الله لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات و والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله مالي لا العن من لعن النبيﷺ وهو فی کتاب اللهِ" [23]

ترجمہ: ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کہا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتمر نے، ان سے ابراہیم نخعی نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود نے کہ "اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گودنے والیوں، گودوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت کو بدلیں ان سب پر لعنت بھیجی ہے "میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں جس پر رسول کریم ﷺ نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل خود قرآن مجید میں موجود ہے۔

خواتین کے مخصوص مسائل میں مصنف نے لکھا ہے کہ اگر دانتوں میں کسی قسم کی بدشکلی پائی جاتی ہو اور اس کو دور کرنے میں سرجری کی ضرورت پڑے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ علاج و معالجہ اور بدصورتی کو ختم کرنے کے قبیل سے ہے۔ اور عورت اپنا علاج اسپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹر کے ہاتھوں انجام دیا جائے گا۔[24]

چاندی کی انگوٹی میں نام نقش کروانا:

گزشتہ چند سالوں سے یہ رواج عام ہوا ہے کہ زیورات میں نام نقش کروایا جاتا ہے۔ انگوٹھی میں نام نقش کروانے کے متعلق حدیث نبوی سے رہنمائی درج ذیل ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

" عن انس الله النبيّ اراد ان يكتب الى كسرى او قيصر والنجاشى فقيل انهم لا يقبلون كتاباً الا بخاتم فصاغ رسول الله صلى الله عليه سلم خاتما قصة و نقش فيه محمد رسول الله "[25]

---

[23]: محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، ج:۷، حدیث نمبر:۱۹۳۱

[24]: صالح بن فوزان، ڈاکٹر، خواتین کے مخصوص مسائل، ص:۲۸

[25]: مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، حدیث نمبر:۵۴۸۲

کسریٰ ایران کے بادشاہ کا نام تھا، قیصر روم کے بادشاہ کا نام تھا اور نجاشی حبشہ کا بادشاہ تھا۔ ان کی طرف حضورؐ نے دین اسلام کی دعوت کے لیے خطوط بھیجے تھے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی پر اپنا نام نقش کروانا جائز ہے۔ اور مرد چاندی کی انگوٹھی پہن سکتے ہیں۔

خاطن ترشوانے کا بیان:

ناخن بڑھانے کا عام رواج پایا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں ناخن بڑھانا جدید فیشن بن چکا ہے۔ شرعی حکم یہ ہے کہ ہر ہفتہ نہیں تو پندرھویں دن ناخن اتار دے، اگر چالیس روز گزر گئے اور ناخن نہیں اتارے تو گناہ ہو گا۔ یہ ہی حکم ان بالوں کا ہے جن کو صاف کیا جاتا ہے۔ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ آج کل مصنوعی وبناوٹی ناخنوں کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔[26] ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"حدثنا احمد بن ابی رجاء ، حدثنا اسحاق بن سلیمان ، قال سمعت حنظلة ، عن نافع ، عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله قال من الفطرة حلق العانة ، وتقلیم الاظفال وقص الشارب "[27]

لہٰذا اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ناخن ترشوانا ضروری ہے۔

چہرے سے بال اکھاڑنا:

چہرے کے بال صاف کرنا آج کے دور میں ہر عورت ضروری سمجھنے لگی ہے۔ بیوٹی پارلرز میں جا کر بھی مرد اور عورتیں چہرے کے بال صاف کرواتی ہیں۔ چہرے کے بال اکھاڑنے والی عورتوں کے متعلق صحیح بخاری میں بیان ہے:

"حدثنا اسحاق بن ابراهیم، قال: اخبرنا جر یر عن منصور عن علقمة، قال: لعن عبد الله الواشمات او المتنمصات والمتطلجات للحسن المغیرات خلق الله فقالت ام یعقوب: ما هذا؟ قال

---

[26] :لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا، آپ کے مسائل اور ان کا حل، مکتبہ لدھیانوی، کراچی، ج:۷، ص:۱۳۵

[27] : محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر:۵۸۹۰

عبد الله: ومالی لا العن من لعن رسول الله وفي كتاب الله قالت: والله القد قرأت ما بين اللوحين نماد جدته قال: والله لئن قراتية لقد وجدتية"[28]

اس حدیث مبارکہ میں چہرے کے بال اکھاڑنے کی واضح سے ممانعت موجود ہے۔

اگر عورت کے چہرے میر (مردوں کی طرح داڑھی و مونچھ کی مانند) بال حد سے زیادہ اُگ آئیں تو ان کو صاف کرنے کی فقہا نے اجازت لکھی ہے۔ اسی طرح جن باتوں سے شوہر کو نفرت ہو ان کے صاف کرنے کی بھی اجازت دی ہے۔[29]

خوشبو لگانا:

خوشبو زیادہ تر ہر کسی کو پسند ہوتی ہے۔ خوشبو کا استعمال درست ہے یا نہیں۔ خوشبو کے بارے میں حضور ﷺ کا موقف درج ذیل ہے:

"حدثنا اسحاق بن نصر، قال حدثنا يحيى بن آدم، قال: حدثنا اسرائيل عن ابى اسحاق عن عبد الرحمٰن بن الا سو عن ابيه عن عائشة قالت: كنت اطيب النبي باطيب ما يجد حتى اجد وبيص الطيب في راسه والحيته"[30]

اِس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرد خوشبو لگا سکتے ہیں اور حضور کو خوشبو پسند تھی۔

جسم پر آرٹ یا نگار بنوانا:

زمانہ قدیم سے عرب اور عجم میں چہرے، بازوں اور جسم کے کسی بھی حصے پر نقش و نگار بنوانے کا رواج چلا آ رہا ہے۔ آج کے اس جدید دور میں بھی یہ رواج قائم ہے۔ اب نوجوان کسی کا نام بھی لکھا لیتے ہیں۔ یہ سب بنوانا اسلام

---

[28] : ایضاً، حدیث نمبر: ۵۹۳۹

[29] : ضیاء الرحمٰن، مفتی، خواتین کی زیب و زینت، ص: ۱۲۳

[30] : محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۹۲۳

میں حرام ہے۔ ایسا کرنے والے اور کروانے والے دونوں ہی ملعون ہیں۔ موجودہ دور میں جسم پر بنائے جانے والے مختلف قسم کے ٹے ٹو بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔[31] اس ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عن ابي هريرة، عن النبيﷺ قال: لعن الله الواصلة والمستوصلة والوشمة والمستوشمة"[32]

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والوں پر اور اسے کے علاوہ وہ عورتیں جو گودنے والیاں اور گدوانے والیاں ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے۔

نتائج

۱۔ زیب وزینت کے جدید رجحانات کے مسائل کا مکمل حل صحیحین کی" كتاب اللباس والزينة" میں موجود ہے۔

۲۔ دین اسلام میں ہر شعبہ کے متعلق مکمل راہنمائی موجود ہے۔

۳۔ اسلام نے زیب وزینت میں حد ااعتدال کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔

۴۔ اسلام نے زیب و زینت اختیار کرنے کے لیے مکمل اصول وضوابط مراتب کیے ہیں۔ مثلاً اسلام نے تنگ اور باریک لباس سے منع فرمایا اس کے علاوہ کھلم کھلا زینت کو ظاہر کرنے سے منع فرمایا کیوں کہ یہ معاشرہ میں بے حیائی کا سبب بن سکتی ہے۔

۵۔ اسلام نہ صرف ایک مہذب انداز میں زیب وزینت اختیار کرنے کی اجازت دی ہے بلکہ اس کے جائز مقام پر اس کی ترغیب بھی دیتا ہے یعنی شوہر کے سامنے زیب وزینت اختیار کرنے کی اسلام نے ترغیب دی ہے۔

---

[31] :گلریز محمود، عورت کی زیب وزینت، مکتبہ جدید پریس، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص: ۱۴۲

[32] : محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۹۳۳